# SHORT RESUME

مراٹھواڑہ میں اردو ادب آزادی کے

بعد

مقالہ برائے پی ایچ ڈی

سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی

.ناندیڑ, مہاراشٹر

:تحقیق

کار نوگھڑے سنمیتر

:نگران

ڈاکٹر ارشاد احمد خان

اسسٹنٹ پروفیسر این ایس بی کالج

ناندیڑ

MARATHWADA

MEIN URDU ADAB

(AZAADI KE BAAD)

Ph.D Thesis

SWAMI RAMANAND TEERTH MARATHWADA UNIVERSITY NANDED

Researher:

NAVVGHADE SSANMITRA DEVANAND

Research Supervisor:

- Dr. Irshad Ahmed Khan(Asst prof N. S. B.College Nanded)

## • مراٹھواڑہ میں اردو

## ادب آزادی کے

## بعد

مراٹھواڑا ریاست مہارشٹر کا ایک اہم علاقہ ہے جو سابق میں صوبہ حیدرآباد کا ایک اہم حصہ تھا. سقوط حیدرآباد کے بعد ۱۹۵۶ میں جب لسانی بنیادوں پر ریاستوں کی تقسیم عمل میں آئی تو مراٹھی زبان بولنے والوں کی اکثریت کی بنا پر اسے صوبہ حیدرآباد سے علیحدہ کر کے ریاست مہاراشٹر میں شامل کر دیا گیا اسی علاقے میں مراٹھی بولنے والوں کی اکثریت میں اس لیے آس کا نام مراٹھواڑا ( مراٹھی کا گھر) ہوا.

مراٹھواڑا کا نام پہلی بار ۱۸۶۲میں آصف جاہی ریکارڈز میں میں استعمال ہوا زمانہ قدیم سے ہی مراٹھواڑا تہذیب و تمدن اور علم وفن کا مرکز رہا ہے لسانی اعتبار سے مراٹھواڑا کی تاریخ کا فیصد ہے مراٹھواڑا کالا پانچ اللہ اورنگ آباد, بیڑ, پر ھبنی اور عثمان آباد پر مشتمل تھا,۱۹۸۱ میں جالنا اور لاتور کو ضلع بنایا گیا ۱۹۹۹ میں تعلقہ ہنگولی کو بھی ضلعی میں تبدیل کردیا گیا,اس طرح ۸ اضلاع اور ۵۹ تعلقہ جات پر مشتمل اس علاقے کا رقبہ ۶۴۸۱ مربع کلومیٹر ہے.

مراٹھواڑہ میں اردو کی روایت اس قدر قدیم ہے جس قدر اردو کی اپنی تاریخ ہے علاوالدین خلجی کی سرزمین پر قدم رکھنے سے قبل یہاں ایسے صوفیا گزرے جن کی زندگی کا مقصدعوام کی اخلاقی اور روحانی تربیت تھا جن میں حاجی رومی, سید شاہ مومن, سید مظہر عالم, جلال الدین گنج رواں, سید احمد کبیر اور بابا شرف الدین کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہے,تاریخ شاہد ہے کے اس کے علاقے کو ایک نئی لسانی و سماجی تحریک سے متعارف کرانے والے شمال سے آنے والے فاتحین نہیں بلکہ صوفیاء اکرام اور سنت تھے.ڈاکٹر سہیل بخاری تو سنت گیانیشور کو ہی اردو کا پہلا شاعر تصور کرتے ہیں مراٹھی اور اردو دونوں زبانوں میں ایک ہی وقت میں شانہ بشانہ آغاز و ارتقا کے مراحل طے کئے مراٹھواڑا کی مراٹھی پر اردو کے شدید اثرات آج بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں

اردو ادب کے فروغ میں علاقہ مراٹھواڑا کا بھی نمایاں حصہ رہا لیکن اکثر دانستہ یا نادانستہ طور پر اس علاقے کے شعراءاور ادیبوں کی کاوشوں کو نظرانداز کیا گیا حالانکہ ان کی تصانیف اس بات کا بہترین ثبوت ہے کہ یہاں کے شعراء اور ادیبوں بینااردو اصناف کے اقبال کو بلند کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جس کا ثبوت یہ ہے کہاں تخلیقات میں اردو ادب میں قابل قدر اضافہ کیا. علاقہ مراٹھواڑا ادبی افق پر اپنی ناصرف علیحدہ شناخت رکھتا ہے بلکہ اس علاقے کے شعرا اور ادیبوں نے بھی اردو ادب میں اپنی تخلیقات کے ذریعے علیحدہ شناخت بنائی انہوں نے اپنی تصانیف میں ان تمام موضوعات کا احاطہ کیا جو حیات زندگی سے نسبت رکھتے ہیں, نبی نوع کی زندگی کے مسائل ان کے حقائق, ان کی زندگی سے جڑی سچائیاں یہاں کی سماجی, معاشی, اور معاشرتی مسائل , عشق و محبت کے اعلی جذبات مذہبی اجارہ داری سرمایہ دار نظام تقسیم هند

ھجرت و انسانی اقدار کا زوال غریبوں کا استحصال, سماجی نابرابری ,دہشتگردی جیسے موضوعات کے ساتھ ساتھ علاقائی زندگی کی تہذیب و معاشرت,رہن سہن اور رسم و رواج کی تخلیقلات بھی ان کی تخلیقات میں ملتی ہے

مراٹھواڑا کے شعرا اور ادیبوں کی تخلیقات اردو ادب میں ایک اہم اضافہ ہےافسوس کے مراٹھواڑہ میں اردو ادب (آزادی کے بعد) کے فروغ پر ابھی تک کوئی مبسوط تحقیقی کام نہیں ہوا ہے تحقیق کار کی دلچسپی اور میرے نگراں ڈاکٹر ارشاد احمد خان کی ایماء پر ``مراٹھواڑا میں اردو ادب آزادی کے بعد اس موضوع کا انتخاب کیا جو درج ذیل ابواب پر مشتمل ہے.

مقالہ کا پہلا باب مراٹھواڑہ کا تاریخی اور ادبی پس منظر مختص کیا گیا ہے.اس باب میں مراٹھواڑا کی محل وقوع اور ادبی پس منظر کا جائزہ لیا جائے گا کیونکہ کسی بھی زبان کے ارتقاء میں اس علاقے کے تاریخی وہ ادبی پس منظر کا تذکرہ اشد ضروری ہے مراٹھواڑہ کی تاریخی حیثیت کا تعین اور اس کے حدوداربع کا مطالعہ اور اس کے ساتھ اردو کی خدیم روایت میں اس خطے کے پس منظر کا بیان مراٹھواڑہ میں اردو زبان کے تعین میں مددگار ثابت ہوگا.

مقالے کا دوسرا باپ آزادی کے بعد مراٹھواڑہ میں اردو غزل تفویض کیا گیا ہے ولی اور سراج نے دکنی شاعری کی جس عظیم کی ابتدا کی اس سرد زمین سے کی آزادی کے بعد بھی مراٹھواڑا میں اردو غزل کے فروغ میں یہاں کے غزل گو شعراء نے نہ صرف جدید شاعری میں اپنا مقام پیدا کیا بلکہ انھوں نے مراٹھواڑا کی نسل کی آبیاری کی ان میں سکندر علی وجد,بشر نواز,حمایت علی,وحید اختر,میر ہاشیم, اور قمر اقبال قابل ذکر ہے اس باب میں آزادی کے بعد مراٹھواڑہ میں اردو غزل کے فروغ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا جائے گا.

مقالے کا تیسرا باب آزادی کے بعد مراٹھواڑہ میں اردو نظم ہے مراٹھواڑہ کے شعراء نے ابتدا میں غزل گوئی اور مثنوی کی طرف توجہ دی لیکن آزادی کے بعد انھوں نے اپنی نظموں کے ذریعے انسانی احساسات و جذبات کی عمدہ عکاسی کی ہیں اس باب میں سکندر علی وجد, بشر نواز ,قاضی سلیم, شفیق فاطمہ شعریٰ, وحید اختر ,راہی قریشی,اور حمایت علی شاعر کی نظموں کا جائزہ لیا جائے گا.

مقالہ کاچوتھا باب آزادی کے بعد مراٹھواڑہ میں افسانوی نثر کا فروغ مختص کیا گیا ہے. مراٹھواڑہ میں افسانوی نثر کی سب سے مستحکم اور مضبوط روایت رہی ہیں یہاں کے نثر نگاروں نے اردو ادب کے افسانوی نثر کے سرمائے میں قابل قدر اضافہ کیا.اردو کے افسانوی ادب میں اپنے علیحدہ شناخت بنائی آزادی کے بعد اردو افسانوی نثر کے فروغ میں عاطق شاہ ,جوگندر پال, الیاس فرحت, محمودشکیل,رفعت نواز, ابراہیم اختر,حمید سہروردی,نور الحسنین, عارف خورشید, عظیم راہی شاہ رخ صحرائی! وغیرہ قابل ذکر ہیں.

مقالے کا پانچواں باب آزادی کے بعد مراٹھواڑا میں غیر افسانوی نثر تفویض کیا گیا ہے قصے کہانی کے برعکس انسانی زندگی کے رویوں اور دنیا میں وقوع پذیر ہونے والی حقیقتوں کو جس دن سے میں پیش کیا جاتا ہے اسے غیر افسانوی نثر کہا جاتا ہے.چنانچہ مراٹھواڑہ کے ادیبوں نے

بھی غیر افسانوی اصناف جیسے تذکرہ نویسی, مضمون نگاری, سوانح نگاری, انشائیہ نگاری ,خاکہ نگاری مقالہ نگاری,رپور تاژ نگاری کو اپنی تخلیقات میں جگہ دی اس بات میں آزادی کے بعد مراٹھواڑا میں غیر افسانوی نثر کے فروغ کا مکمل جائزہ کیا جائے گا.

مقالے کا چھٹا باب ``آزادی کے بعد مراٹھواڑہ کے نمائندہ شعراء اور ادیب`` رکھا گیا ہے جس کے تحت مراٹھواڑا کے نمائندہ شعرا اور ادیبوں کی خدمات کا کہا جائزہ لیا جائے گا.

مقالے کا ساتواں باب ``خلاصہ مقالہ`` ہے اس باب میں تحقیق کار اپنے تحقیقی کام کا تمام تر خلاص اور مقابلے کی تحقیق کی ترتیب و تدوین کا جائزہ پیش کیا جائے گا.

مجھے قوی امید ہے کہ یونیورسٹی کے ارباب مجاز ``مراٹھواڑہ میں اردو ادب آزادی کے بعد`` اس موضوع پر تحقیق کی اجازت مرحمت فرمائیں گے تاکہ اردو شعر و ادب کے فروغ میں مراٹھواڑہ کے شعرا اور ادیبوں کے مقام و مرتبے کا تعین ہو سکے